بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مسائل عیدین


ترتیب

عبدالرؤف ہانجی السلفی






ادارہ دارالسلفیہ خیرپورہ آرونی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## پیش لفظ

عید نام ہے ڈھیر ساری مسرتوں اور شادمانیوں کا۔ اسلام میں اللہ تعالی نے دو عیدیں مقرر فرمائی ہیں۔ جن میں ایک رمضان کے بعد شوال میں آتی ہے جو عید الفطر کہلاتی ہے اور دوسری دس ذوالحجہ کو، جو عید الاضحیٰ کہلاتی ہے۔ خوشیاں منانے میں بھی اسلام دوسرے ادیان سے الگ تھلگ ہے۔ وہ فرق کیا ہے؟ آئے اور جانئے میرے ساتھ! اللہ ہم سب کو ہدایت سے نوازے۔ آمین



## یومِ عید کی شروعات

پاکیزگی کا اہتمام کریں: عید کے دن غسل کرنا مستحَب (بہتر) ہے۔ جمعہ مومن کے لئے عید کی طرح ہے (سنن ابن ماجہ: رقم ۱۰۹۸ وسندہ حسن) سو جس قدر انسان جمعہ کے روز زینت اختیار کرتا ہے اسی طرح عید کے روز بھی اپنے آپ کو نہا دھو کر نئے جوڑے سے مزین کرنا چاہئے۔ ہو سکے تو خشبو بھی لگائے اور مسواک بھی ضرور کریں۔

(دیکھئے صحیح بخاری: رقم ۹۴۸)

امام نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عیدین کے موقع پر اپنا سب سے عمدہ لباس زیب تن کرتے تھے۔

(السنن الکبری للبیہقی: رقم ٦١٢٥، موطا امام مالک، کتاب العیدین: ٤٢٢، فتح الباری ج ٢ ص ٥٦٧ وقال اسنادہ صحیح، مکتبہ دار السلام)

## عیدگاہ نکلتے وقت

گھر سے نکلنے کی دعا:

١۔ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّتَ اِلَّا بِاللّٰهِ

(سنن ابی داود: رقم ٥٠٩٥ وسندہ صحیح)

٢۔ عیدالفطر (چھوٹی عید): سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن کھجوریں تناول فرمائے بغیر نہ نکلتے۔

(صحیح البخاری: رقم ٩٥٣)

ان کھجوروں کی تعداد تین، پانچ، سات (طاق) ہوتی تھی۔

(صحیح ابن حبان: رقم ٢٨٠٣ وسندہ صحیح)

سلف کہتے ہیں: اگر کھجوریں میسر نہ ہو تو پانی ہی پی لی جائے۔

(فتح الباری ج ٢ ص ٥٧٧ تحت حدیث ٩٥٣)

٣۔ عیدالاضحیٰ (بڑی عید): ۔عیدالاضحیٰ میں سنت یہ ہے کہ نمازِ عید کے بعد

اپنی قربانی کے گوشت سے دن کے کھانے کی ابتداء کی جائے۔

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن کھائے بغیر نہ نکلتے اور عیدالاضحیٰ کے دن نماز (عید) ادا کرنے تک کچھ تناول نہ فرماتے۔ (سنن ترمذی: رقم ۵۴۲ وسندہ صحیح)

سنن ابن ماجہ میں ہے: حتی یرجع یہاں تک کہ (نماز سے) واپس پلٹتے (پھر کھاتے) (حدیث رقم: ۱۷۵۶ وسندہ حسن)

واضح رہے کہ نماز عیدالاضحیٰ سے پہلے کھانا حرام نہیں۔ لیکن اگر نہ کھایا جائے تو سنت سے موافقت ہوگی جو باعث خیر ہے۔



## تکبیرات

☆عیدگاہ جاتے وقت، راستے میں اور عیدگاہ میں بھی نماز سے پہلے تکبیرات کہنی چاہیئے۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۲۷۹ رقم: ۶۱۴۸ واسنادہ حسن لذاتہ موقوفاً)

☆عیدگاہ سے واپسی پر تکبیرات کہنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ واللہ اعلم

☆محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

س:۔عیدین کی نماز سے پہلے جو تکبیرات کہی جاتی ہیں، تو یہاں ہوتا یہ ہے کہ ایک شخص پہلے بلند آواز سے مائیک میں تکبیر کہتا ہے اور پھر حاضرین جواباً مجموعی طور پر تکبیر کہتے ہیں۔کیا ایسا کرنا ٹھیک ہے؟

جواب:''میرے علم میں یہ عمل ثابت نہیں ہے۔واللہ اعلم''

(فتاویٰ علمیہ ج۱ص ۶۳۸)

☆اسی طرح یکم شوال ۱۴۳۵ھ بروز عید الفطر، بمقام عیدگاہ بجبہارہ میں مفتی جمیعۃِ اہلِ الحدیث جموں وکشمیر،محمد یعقوب بابا المدنی حفظہ اللہ نے بھی اس طرح اجتماعی تکبیرات سے منع فرمایا۔والحمدللہ

## کلمات

تنبیہ: واضح رہیں کہ تکبیرات کے الفاظ کے متعلق تمام مرفوع روایات ضعیف ومردود ہیں۔

ڈاکٹر فضل الٰہی حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

''الفاظ کے متعلق ۔۔واللہ اعلم ۔۔یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ مخصوص الفاظ کی پابندی نہیں، البتہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک سے

ثابت شدہ الفاظ میں تکبیر کہنا زیادہ پسندیدہ ہے۔"

(مسائلِ عیدین: ص۴۲)

۱۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ الفاظ ثابت ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا، اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ اَجَلُّ ،اَللّٰہُ اَکْبَرُ، وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

(مصنف ابن ابی شیبۃ، باب کیف یکبر یوم عرفۃ؟ ج۲ص ۵۲۹ رقم ۵۷۰۱ وسندہ صحیح)

آپ سے یہ الفاظ بھی ثابت ہیں:

۲۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ،اَللّٰہُ اَکْبَرُ ،وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَجَلُّ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، عَلٰی مَا ھَدَانَا

(السنن الکبریٰ: ۳/۳۱۵ رقم ۶۲۸۰ وسندہ صحیح)

۳۔ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ ثابت ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰھُمَ اَنْتَ اَعلیٰ وَاَجَلُّ مِنْ اَنْ تَکُوْنَ لَکَ صَاحِبَۃٌ اَوْ یَکُوْنَ لَکَ وَلَدٌ اَوْ یَکُوْنَ لَکَ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ اَوْ یَکُوْنَ لَکَ وَلِیٌّ مِنَ الذُّلِ وَ کَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا ، [اَللّٰہُ اَکْبَرُ تَکْبِیْرًا (کَبِیْرًا) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنَا

(مصنف عبدالرزاق، باب الذکر ج ۱۱ص ۲۹۵ رقم ۲۰۵۸۱ وسندہ صحیح ۔السنن الکبری للبیھقی ، کتاب صلوۃ العیدین، باب کیف التکبیر ،رقم ۶۲۸۰)

۴۔امام حسن بصری رحمہ اللہ یہ تکبیرات پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

(السنن الکبری للبیھقی :۳۱۶/۳وسندہ صحیح)

۵۔امام ابراہیم نخعی (تابعی) سے یہ الفاظ ثابت ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

(مصنف ابن ابی شیبۃ، باب کیف یُکبِر یوم عرفۃ؟ ج ۲ص ۱۶۷رقم ۵۶۹۶ وسندہ صحیح)

(تنبیہ: واضح رہے یہ الفاظ ایک تابعی کے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔سنن الدارقطنی [رقم ۱۷۲۱] میں عمرو بن شمر کذاب راوی ہے، لہذا یہ روایت مرفوعاً موضوع ہے)

[مزید دیکھئے فتاوی علمیہ لحافظ زُبیر علی زئی رحمہ اللہ، ج ۱ ص ۴۷۹ تا ۴۸۱. اور اسلامی وضائف، تخریج حافظ ندیم ظہیر حفظہ اللہ، ص ۲۵۱ حاشیہ]



# تکبیرات کب شروع کریں؟

ماہِ ذی الحجہ میں فرض نماز کے بعد اجتماعی طور پر تکبیرات کہنا ثابت نہیں:۔محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

سوال: ذوالحجہ کے مہینے میں مسجدوں میں جماعت کی فرض نمازوں کے بعد جو تکبیرات کہی جاتی ہیں وہ کب کہی جائیں؟ نویں سے ۱۳ تاریخ یا پہلی سے ۱۳ تاریخ تک؟

جواب: حافظ ابن حجر [رحمہ اللہ] ان کے بارے میں لکھتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کوئی حدیث نہیں۔ صحابہ کرام سے جو صحیح ترین روایت مروی ہے وہ علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول [وفعل] سے مروی ہے۔''

(ملخصاً فتح الباری ج ۲ ص ۴۶۲)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ عرفات والے دن نمازِ فجر کے بعد آخری یومِ تشریق (۱۳/ذوالحجہ) کی نمازِ عصر کے بعد تک تکبیر کہتے تھے۔اس دن مغرب کے بعد نہیں پڑھتے تھے۔

(دیکھئے السنن الکبریٰ للبیھقی، ج ۳ ص ۳۱۴ وسندہ صحیح وصححہ الحاکم والذہبی ج ۱ ص ۲۹۹، المستدرک) [مصنف ابن ابی شیبۃ، ج ۲ ص ۱۶۵ رقم ۵۶۷۷ وسندہ حسن لذاتہ]

(فتاویٰ علمیہ ج ۱ ص ۴۶۳)

# نمازِ عید کہاں ادا کریں

☆ نمازِ عید، عیدگاہ ہی میں ادا کرنا سنت ہے۔ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی سنت ہے۔ (صحیح بخاری: رقم ۹۵۶)

☆ تاہم عذر کی حالت میں (مثلاً بارش، آندھی، خوف وغیرہ) مسجد میں بھی ادا کر سکتے ہے۔

☆ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو عیدگاہ لے جاتے تاکہ انہیں نماز پڑھائیں۔ یہ بات زیادہ آسان اور وسعت والی تھی اور (چونکہ) مسجد میں وہ لوگ نہیں سما سکتے تھے۔ پس اگر بارش ہو تو مسجد میں (عید کی) نماز پڑھ لو، یہ زیادہ آسان ہے۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۳ ص ۳۱۰، رقم ۶۴۸۰ وسندہ قوی)

☆ ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں: سیدنا عمر وسیدنا عثمان رضی اللہ عنہما نے عید کے دن بارش ہونے کی بنا پر لوگوں کو مسجد میں نمازِ عید پڑھائی۔

(المحلی، صلوۃ العیدین ج ۵ ص ۸۷ مسئلہ رقم ۵۴۴)



# عورت اور عیدگاہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو عید گاہ میں حاضری دینے کا حکم دیا ہے۔اور شرعی قاعدہ ہے کہ الامْرُ یَدُلُ عَلَی الوُجُوب (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم فرضیت پر دلالت کرتا ہے)

☆ دلیل نمبرا:۔سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم عورتوں کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں (عیدگاہ) لے جائیں، جوان لڑکیوں، حیض والی عورتوں اور پردہ نشین خواتین کو بھی، ہاں حیض والی عورتیں نماز سے الگ رہیں لیکن وہ خیر (خطبہ) اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔

(صحیح مسلم، ترقیم ۲۰۵۴)

☆ اگلی روایت میں ہے:

حیض والی عورتیں لوگوں کے پیچھے رہیں اور لوگوں کے ساتھ تکبیریں کہیں

(رقم:۲۰۵۵)

☆ ترمذی کی روایت میں ہے:

کسی نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ہم میں سے کسی کے پاس

جلباب (موٹا ڈپٹا) نہ ہو؟ (تو وہ کیا کرے؟)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی (کوئی مسلمان) بہن اس کو اپنی (زائد) چادر اوڑھا دے (رقم:۵۳۹)

☆ ایک روایت میں ہے کہ:

اپنی (کسی مسلمان) بہن سے اُدھار لیں۔

(صحیح ابن حبان [الاحسان]: رقم ۲۸۰۶)

☆ اگرچہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے بعض سلف کے کراہت والے احتیاتی اقوال بھی نقل کیئے ہیں۔ لیکن امام ابن قدامہ رحمہ اللہ نے بڑے زوردار الفاظ میں ان کا رد فرمایا ہے۔ لکھتے ہیں:

وَسُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ تُتَّبِعَ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سب سے زیادہ اتباع کی حقدار ہے)

(المغنی، کتاب صلاۃ الجمعۃ، باب صلاۃ العیدین، ج۴ص ۲۳۶)

☆ دیکھا جائے تو آج کل عورتوں کو دینی ماحول کی سخت ضرورت ہے۔ مردوں کو چاہئے کہ عیدگاہ میں عورتوں کیلئے خصوصی انتظام رکھئے۔ اور اسی طرح ان کے آنے جانے کا بھی اچھی طرح بندوبست ہو۔ واعظین اور

مبلغین بھی اپنی دعوت وتقاریر میں خواتین کا خاص خیال رکھیں۔

☆ دلیل رقم ۲:۔امی جان سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوان عورتیں اپنے پردہ (گھر) سے عیدین کے لئے جاتی تھیں۔ (مسند احمد ۲۵۵۱۲)



## عورتوں کی ذمہ داریاں

عورتوں کو عیدگاہ جاتے وقت ان چیزوں کا شدت سے خیال رکھنا چاہئے:

[۱] مکمل پردہ کی حالت میں نکلیں، چہرے، ہاتھ، پیروں کے ساتھ ساتھ جسم کی بناوٹ بھی چھپالیں۔

[۲] خشبو کا استعمال ہرگز نہ کریں۔ان کیلئے ایسا کرنا باعث لعنت ہے (نسائی)

[۳] غیر محرِم مَردوں کے ساتھ ساتھ نہ چلیں، اور راستوں کے کناروں میں چلیں۔ (سنن ابی داؤد:۵۲۷۲)

[۴] تکبیرات ہلکی آواز سے کہیں جو مَردوں تک نہ پہونچے۔

[۵] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتیں زیورات پہن کر عیدگاہ جاتی تھیں (صحیح بخاری، رقم:۹۷۸) اس لئے زیورات پہن کر جانے

میں کوئی حرج نہیں، لیکن واضح رہیں کہ یہ بھی اگر کسی فتنہ کا باعث بنیں تو ہرگز جائز نہیں۔

[٦] ایسے گھنگروں (پائل) یا چوڑیاں جن میں چلنے سے آواز پیدا ہوتی ہو قطعاً جائز نہیں۔

[٧] زیادہ شوخ رنگ کے کپڑے بھی ہرگز نہ پہنیں جس سے آپ مردوں کی توجہ کا مرکز بنیں۔

## بچّے اور عیدگاہ

☆ بچوں کو بھی عیدگاہ لے جانا سنت سے ثابت ہے۔

☆ امام بخاری علیہ الرحمہ نے اس پر باب قائم کیا ہے: باب خُروج الصبیان الی المصلی (یعنی بچوں کو عیدگاہ کی طرف جانے کے متعلق باب) (صحیح بخاری: قبل حدیث ٩٧٥)

☆ علامہ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگرچہ وہ بچّے (اپنی کم سنی کی بنا پر) نماز نہ پڑھیں۔ (فتح الباری، ج٢ص٥٩٨)

☆ البتہ اس بات کا خیال رہے کہ ان بچوں کی وجہ سے نماز میں خلل پیدا نہ ہو۔

## عید مبارک کا طریقہ

☆ سلف صالحین عید مبارک ان الفاظ میں پیش کرتے تھے:

تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَ مِنْكَ

TAQA BALALLAHO MINNA WA MINKAH

یعنی اللہ ہمارے اور تمہارے اعمال قبول فرمائیں

(فتح الباری، ج ۲ ص ۵۷۵ وسندہ حسن لذاتہ، تحت حدیث ۹۵۲)

اس کے جواب میں کہیں:

وَمِنْكَ وَمِنْكَ

(دیکھئے فتاوی علمیہ ج ۲ ص ۱۳۱ تا ۱۳۴)



## دیگر مسائل

[۱] عیدگاہ میں واپس آتے وقت دوسرا راستہ اختیار کرنا مسنون ہے۔

(بخاری: ۹۸۶)

[۲] عید سے پہلے یا بعد میں عیدگاہ میں کوئی نفل نہیں۔

[۳] عید کی نماز میں نہ اذان ہے نہ تکبیر۔

[۴] نماز سے پہلے خطبہ دینا قبیح بدعت ہے۔ یہ بدعت مروان نے ایجاد

کی ہے۔(صحیح بخاری:۹۵۶) اور آج کل مروان کے پیروکار اس عمل کو ترویج دے رہے ہیں۔

[۵] نماز سے پہلے طریقہ نماز سکھانا بہتر ہے۔ یہ حالات کا تقاضہ ہے۔ اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں۔

[٦] کسی وجہ سے نمازِ عید نہ پڑھ سکے تو دو رکعات نفل عیدگاہ یا گھر میں ادا کریں۔

[۷] عید کے دن روزہ رکھنا حرام ہے۔

(صحیح بخاری:۱۹۹۰۔صحیح مسلم:۱۳۸)

[۸] عید، جمعہ کے دن آئے تو نمازِ جمعہ میں اختیار ہے۔(یعنی پڑھنا یا نہ پڑھنا دونوں جائز ہیں) لیکن اگر جمعہ نہ پڑھیں تو معمول کے مطابق نمازِ ظہر ادا کریں۔ (سنن ابوداؤد: رقم ۱۰٦٦۔سنن ابن ماجہ: رقم ۱۳۰٦)

[۹] عیدگاہ پیدل جانا افضل ہے۔لیکن اگر عیدگاہ دور ہو تو سواری پر جانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

[۱۰] عیدین میں خطبۂ عید کے بعد معانقہ [بغل گیر ہونے] کا کوئی ثبوت نہیں البتہ مبارک باد دینا ثابت ہے۔ (فتاویٰ علمیہ ج ۱ ص ٦۴۳)

# عید کی نماز میں رفع الیدین

نمازِ عید کی زائد تکبیرات میں رفع یدین کرنا صحیح اور افضل ہے۔

دلیل رقم ۱:۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے:

ویرفعهما فی کل تکبیرة یکبرها قبل الرکوع

(اور آپ رکوع سے پہلے ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے)

(سنن ابی داؤد: رقم ۷۲۲ وسندہ صحیح)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اتباع سنت کی شدت کی وجہ سے ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے۔ (زادالمعاد [اردو] ج ۱ ص ۲۷۸)

دلیل رقم ۲:۔ امام اوزاعی رحمہ اللہ نے کہا کہ تمام تکبیروں کے ساتھ (عیدین میں) رفع یدین کرنا چاہیئے۔

(احکام العیدین للفریابی [۳۰۱ھ] رقم ۱۳۶ وسندہ صحیح)

دلیل رقم ۳:۔ امام شافعی اور امام احمد رحمہما اللہ کا بھی یہی موقف ہے کہ تکبیرات عیدین میں رفع الیدین کرنا چاہیئے۔

(الام، ج ۱ ص ۲۳۷۔ مسائل احمد، ص ۵۹ تا ۶۰) (بحوالہ فتاوی علمیہ ج ۱ ص ۴۵۵)

دلیل رقم ۴:۔حنفیوں کے نزدیک بھی زائد تکبیرات میں رفع یدین کرنا چاہیئے۔(چاہے امام اس کا معتقد ہو یا نہ ہو)

حوالجات کے لئے دیکھئے:

[۱]مختصر القدوری ،ص۴۷ [۲]الھدایہ اولین، ج ا ص ۱۷۴[۳] شرح الوقایہ (اردو) ج ا ص ۲۴۹
[۴] دُرمختار(اردو)ج ا ص ۴۳۲[۵]انوار القدوری، ج ا ص ۲۱۲ [۶] شرح الکشمیری، ج ا ص ۲۴۳
[۷] تسہیل الوقایہ، ج ا ص ۳۰۳ وغیرھا

دلیل نمبر ۵:۔سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

نماز میں جو شخص (مسنون) اشارے (یعنی رفع یدین) کرتا ہے، اسے ہر اشارے کے بدلے میں ہر انگلی پر ایک نیکی یا ایک درجہ ملتا ہے۔

(فتح الباری، ج ۲ ص ۲۸۳ تحت حدیث وسندہ صحیح ۔نیز دیکھئے فتاوی علمیہ، ج ا ص ۳۴۷)

معلوم ہوا کہ رفع یدین کرنے میں ثواب ہے، جبکہ نہ کرنے میں کوئی ثواب نہیں۔ہمیں چاہیئے کہ قیامت سے پہلے خوب نیکیاں سمیٹ لیں، کیونکہ اس دن بندہ ایک نیکی کے لیے بھی ترس جائے گا۔

دلیل نمبر ۶:۔محدث العصر حافظ زُبیر علی زئی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

خلاصہ یہ کہ تکبیرات عیدین میں رفع یدین، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین سے ثابت ہے۔اس کے مقابلے میں ایسی کوئی صحیح حدیث

نہیں ہے جس سے سراحتاً یہ ثابت ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیراتِ عیدین میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ (فتاوی علمیہ، ج ا ص ۴۵۶)

**ایک اہم مسئلہ:۔** محدث العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

سوال: عیدین اور جنازہ کی نماز میں ہر تکبیر پر رفع یدین کر کے ہاتھ باندھنا صحیح ہے یا صرف تکبیر اولیٰ پر ہی رفع یدین کر کے ہاتھ باندھنا چاہئیں؟

جواب: تکبیرِ عیدین میں ہاتھ باندھنا ہی راجح ہے۔ حالتِ قیام میں قبل از رکوع میں ہاتھ باندھنے پر اتفاق ہے۔ جناب محمد قاسم خواجہ صاحب لکھتے ہیں: ''بعض لوگ تکبیراتِ عید کے درمیان ہاتھ کھلے چھوڑ دیتے ہیں۔ اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے چونکہ یہ حالتِ قیام ہے اس لئے بارگاہ ایزدی میں دست بستہ ہی کھڑا ہونا چاہیے۔''

(حی علی الصلوٰۃ ص ۱۵۳، ۱۵۴) [فتاوی علمیہ ج ا ص ۶۳۸ و ۶۴۳]



## يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ!

بعض لوگوں نے نعوذ باللہ عید کو بے حیائی کا دن سمجھ رکھا ہے۔ جن لوگوں نے بے حیائی سے معاشرے کو آلودہ کر رکھا ہے انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ اس وعید کی زد میں آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ الَّـذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفٰحِشَةَ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

(سورۃ النور: رقم ۱۹)

بیشک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی عام ہو جائے، ان کیلئے دنیا میں بھی دردناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی، اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اس لئے میرے نوجوان ساتھیو! اللہ کی طرف واپس لوٹ جاؤ۔ اس بے حیائی کی آگ کو اور مت بھڑکاو۔ آج تمہاری وجہ سے کسی کا گھر جل رہا ہے تو کل کسی اور کی وجہ سے تمہارا گھر بھی جل جائے گا۔ شہوت کی وجہ سے تمہاری آنکھوں پر جو پردہ پڑ چکا ہے اسے ہٹاو اور ذرا عقل سے کام لو۔ جو جسم آج معمولی گرمی سے بھی تڑپ اٹھتا ہے کیا وہ کل جہنم کی آگ برداشت

کرسکتا ہے۔ کیونکہ زنا کا مزہ تو ایک پَل میں ختم ہو جاتا ہے لیکن زنا کا گناہ باقی رہتا ہے۔ اور یہ گناہ کل عذاب کی شکل میں طوق بن کر گلے پڑے گا۔

توبہ کے دروازے ابھی بھی کھلے ہیں۔ اللہ تمہاری راہیں تکتا ہے۔ اس وقت واللہ! بے حیائی کرنے والے بہت زیادہ ہے، لیکن دین کے خدمت گار نایاب۔ دین کو تمہاری ضرورت ہے۔

؎ وقتِ فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے
نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

تمہارے لئے سنہری موقعہ ہے آخرت سنوارنے کا۔

کیونکہ ؎ درجوانی توبہ کردن شیوئے پیغمبری

تم روزِ قیامت ان سات خوش نصیبوں میں شامل ہو سکتے ہو جو اس بھیانک تپش سے محفوظ اللہ کے عرش کے سایہ تلے ہونگے۔ جن میں سے ایک وہ بھی ہے جسے ایک خوبصورت اور اچھے نسب والی عورت نے اپنی طرف (بدکاری اور عشق مجازی) کی دعوت دی تو اس نے کہا اِنِّــیْ اَخَافُ اللّٰہَ یعنی میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ (صحیح بخاری: رقم ٦٨٠٦)

میرے بھائیو! کتوں کی طرح زندہ نہ رہو کیونکہ کتے صرف دو مقصد

پورے کرنے کیلئے جیتے ہیں، ایک تو پیٹ بھرنا اور دوسرا اپنی شہوتِ نفس کو پورا کرنا۔ آج کا نوجوان اگر اپنی طرف نظر ڈالے تو اسے کتے سے زیادہ کچھ نظر نہ آئے گا۔ آج کا نوجوان بھی صرف پیٹ پوجا اور شہوت پرستی میں مبتلا ہے۔ اسے اللہ نے کس مقصد کے لئے پیدا کیا تھا؟ اور یہ کہاں کھو گیا۔ اسے اللہ نے کیسی عظمت دی تھی اور یہ کس پستی میں جا گرا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ☆ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ☆

البتہ ہم نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا کیا، پھر یہ پست ترین حالت میں لوٹ گیا۔

حل:۔ بہت سے نوجوان اس گند سے نکلنا چاہتے ہیں لیکن وہ نکل ہی نہیں پاتے ہیں۔ وہ کیا کریں؟ اس کا سب سے آسان اور کامیاب راستہ ایک ہی راستہ ہے۔ اس کے لئے تھوڑی قربانی دینی ہے۔ وہ یہ کہ اس ذلت والے معاشرے سے ہجرت کرنی ہے۔ اس مذاج کے ساتھیوں کو چھوڑ دینا ہے اور نیک صفت اور صحیح العقیدہ لوگوں کی صحبت اختیار کرنی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (سورۃ التوبہ آیت ۱۱۹)

تنہائی میں بیٹھ کر اس بات پر غور کرنا ہے کہ آخر میری تخلیق کا اصل مقصد کیا ہے؟ کیا جو میں کر رہا ہوں، میں اسی لئے پیدا ہوا ہوں؟ آپ کا ضمیر آپ کو آواز دیے گا کہ نہیں نہیں! تم اس دنیا کے لئے پیدا کئے گئے ہو نہ کہ یہ دنیا تمہارے لئے۔ تمہاری دنیا تو کوئی اور دنیا ہے۔ جہاں حوریں تمہارا انتظار کر رہی ہیں۔ جہاں باغات ہیں، دودھ اور شہد کی ندیاں ہیں، پھول و پھل ہیں، جہاں پھر جو چاہو کرو، جہاں اللہ تمہاری میزبانی کرے گا، جہاں کوئی پابندی نہیں، بس کھاؤ، پیو، عیش کرو۔ لیکن فی الحال اس مختصر سی دنیا میں صبر کر کے حیاتِ جاودانی کے وارث بن جاؤ۔

آخر میں اللہ سے دعا ہے کہ یہ عید ہمارے لئے رحمت اور ہدایت کا پروانہ لیکر آئے۔ آمین یارب العلمین



# فہرست

# ادارہ دارالسلفیہ خیرپورہ کی پُر خلوص اپیل

ادارہ دارالسّلفیہ خیر پورہ ایک عظیم الشان عِلمی مشن لے کر اُٹھا ہے۔ اختلافات اور تقلیدی جمہود کے شورشرابے سے بالاتر، دین کے اہم مسائل عام فہم میں لوگوں تک پہنچانا ہمارا مقصدِ اوّل ہے۔ لیکن جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ سرمایہ دعوت میں ریڑھ کی ہڈی [Backbone] کی مانند ہے۔ ہم آپ سے اس مشن میں مالی امداد کی امید رکھتے ہیں۔ تاکہ یہ پودا بہت جلد ایک شجرِ درخشاں بن کر ابھرے۔ زکوٰۃ وصدقات میں ہمیں یاد رکھیں۔

Idarah Dar-us-Salafia

Account No.:SB0701040100001428

J&K Bank Branch Arwani

عبدالرؤف ہانجی السّلفی

ادارہ دارالسّلفیہ خیر پورہ، آرونی

whatsapp 8803045299

